ہومیوپیتھک ادویات میں الکوحل کے استعمال کا مسئلہ شریعت اسلامیہ کے تناظر میں

*الطاف حسین لنگڑیال
**محمد مسلم

Abstract

Now a days alcohol is extensively used in medicines as a preservative, compulsory ingredient, vehicle etc. Homeopathic mode of treatment has revealed surprising effects of medicines in an extraordinarily small amount that had reduced the cost of medicine on one hand and had lesser side effects on the other hand. While manufacturing homeopathic medicines alcohol is used extensively as a vehicle but as we know that Islam declares all Sedatives as illegal while alcohol is a major sedative. Besides prohibition of Alcohol in Islam, Islam also considers the safety of human life among fundamental human rights. Hence human needs of treatment and Islamic principles of Legal and Illegal (Halal wa Haram) bump into each other. The flexibility of Islamic jurisprudence allows to find the solution of contemporary problems keeping in view the guidelines of Quran and Sunnah. Therefore, the study of different opinions of Muslim Jurists and Ijtihad of contemporary Islamic Institutions of Collective Ijtihad in this respect is very necessary so that we may find a solution to this very important modern problem and determine the factual status of alcoholic medicines in Islamic Shariah and guide the Muslim society, homeo pharmaceutical companies and Homoeopathic practitioners.

Keywords: Homeopathic Medicines, Alcohol, Fermentation, Dilution, Islamic Jurisprudence, Haram, Halal

ہومیو فارماکولوجی کا تعارف:

ہومیوپیتھک ادویات تیار کرنے کے لیے عام طور پر دو طریقے استعمال میں لائے جاتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

1۔رگڑائی کا طریقہ (Trituration)

2۔مائع وہیکل میں جھٹکے دے کر پوٹینسی بڑھانے کا طریقہ (Dynamization) (1)

اول الذکر طریقے میں تو دوا کے اجزاء کو شوگر آف ملک میں ہومیوپیتھی فلاسفی میں رائج مختلف پیمانوں کے مطابق رگڑائی کے عمل سے گذار کر پوٹینسیاں بنائی جاتی ہیں جس میں الکوحل کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔ جبکہ موخر الذکر میں دوا کو الکوحل یا آبِ مقطر (Distilled Water) میں ہومیوپیتھی فلسفہ کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔ اس طرح بنیادی طور پر ہومیوپیتھک ادویہ کی تیاری میں دو طریقے استعمال ہوتے ہیں اور ادویاتی تیاری میں مندرجہ ذیل تین معاون عناصر، مرکب یا بدرقہ (Vehicles) استعمال ہوتے ہیں یعنی:

1۔شوگر آف ملک 2۔آب مقطر 3۔الکوحل

*پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاءالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان۔
**لیکچرر، شعبہ علوم اسلامیہ، خواجہ فرید گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، رحیم یار خان۔

اسی طرح یہ بات ذہن میں رکھنے کی ہے کہ رگڑائی کے طریقے سے ہومیوپیتھک ادویہ کی تیاری بہت محدود پیمانے اور ایک خاص حد تک ہی ممکن ہے اور اسی طرح ادویہ کی تیاری میں معاون عناصر یعنی وہیکلز کی حیثیت سے شوگر آف ملک اور آب مقطر کا استعمال بھی بہت محدود ہے چنانچہ اول الذکر طریقہ اور پہلے دونوں وہیکلز ہماری بحث سے خارج ہیں، ہمارا محلِ بحث الکوحل ہے۔

ہومیوپیتھی میں الکوحل کے استعمال کی حیثیت اور مختلف صورتیں مندرجہ ذیل ہیں:

1. بعض اوقات الکوحل کسی ادویاتی تاثیر کی حامل جڑی بوٹیوں سے ادویاتی اثرات کو باہر نکال کر سیال حالت میں لانے کے لیے استعمال ہوتی ہے، (یعنی مدر ٹنکچر بنانا)۔
2. بعض اوقات پہلے سے سیال حالت میں حاصل شدہ دوائی کی قوت (Potency) بڑھانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔
3. بعض اوقات ہومیوادویات میں الکوحل کی کچھ مقدار بطور محفوظ کنندہ (Preservative) کے استعمال کی جاتی ہے۔
4. بعض کریموں میں بطور antiseptic اور بطور antibacterial wipe بھی استعمال ہوتی ہے اگرچہ ان کریموں میں اصل ادویاتی تاثیر کسی اور چیز کو حاصل ہوتی ہے، لیکن الکوحل بطور محافظِ اجزاء استعمال ہوتی ہے۔
5. بعض خارجی استعمال کی ادویات میں اصل دواء کے قابلِ انجذاب بنانے میں بھی الکوحل استعمال ہوتی ہے۔[2]
6. ہومیوپیتھک طریق علاج میں میں عام طور پر الکوحل ملی دوا کو شوگر آف ملک سے بنی گولیوں پر چھڑک کر مریضوں کو استعمال کے لیے دیا جاتا ہے، جس میں سے الکوحل بعد ازاں اڑ جاتی ہے لیکن ادویاتی اثرات گولیوں میں باقی رہ جاتے ہیں جن کی شفایابی کی تاثیر باقی رہتی ہے۔[3]

ہومیوپیتھی میں اگرچہ دو اور وہیکلز شوگر آف ملک اور آبِ مقطر بھی استعمال ہوتے ہیں تاہم ڈائیلیوشن (پانی ملی الکوحل) کا استعمال سب سے زیادہ ہے ڈائی لوشن (Dilution) بنانے کے لیے اس میں ایک خاص تناسب سے پانی شامل کر کے اس کی شدت کو کم کیا جاتا ہے اور ادویاتی وہیکل بنایا جاتا ہے۔[4]

خمر کی لغوی تحقیق وحرمت:

اس وقت عمل تخمیر (Fermentation process) میں ہونے والی ترقی کے باعث ہر ایسی چیز، جس میں کاربن وافر مقدار میں ہو، سے الکوحل تیار کی جارہی ہے، زمانہ قدیم میں ایسا عام نہیں تھا، لیکن اس کے باوجود فقہاء اسلام بھی شراب کی مختلف صورتوں اور حالتوں میں فرق کرتے تھے، اور اس فرق کرنے کی بنیاد پر ان میں بہت زیادہ اختلاف بھی پایا جاتا تھا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو صراحتاً حرام قرار دیا ہے وہ خمر ہے۔[5]، خمر کے لغوی معنی ہیں '' مَا أَسْكَرَ مِنْ عَصِيرِ الْعِنَبِ ''،[6] فیروز آبادی کے نزدیک '' الْخَمْرُ مَا أَسْكَرَ مِنْ عَصِيرِ الْعِنَبِ، أَوْ هُوَ عَامٌّ، وَالْعُمُومُ أَصَحُّ، لِأَنَّهَا حُرِّمَتْ وَمَا بِالْمَدِينَةِ خَمْرُ عِنَبٍ، وَمَا كَانَ شَرَابُهُمْ إِلاَّ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ '' کہ خمر انگور کا نچوڑ ہے جو کہ نشہ دیتا ہے، یا یہ

عام ہے، اور عموم ہی صحیح ہے، کیونکہ اسے حرام کیا گیا اور مدینہ میں انگور کی شراب نہیں تھی بلکہ ان کا مشروب ''بسر اور کھجور سے تھا۔[7] زبیدی نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے کہ '' مَا أَسْكَرَ مِنْ عَصِيرِ كُل شَيْءٍ،... وَهُوَ الذِي اخْتَاره الجَمَاهِير[8]''، کہ ہر چیز کا رس جو کہ نشہ دے۔...اسے ہی جمہور نے اختیار کیا ہے۔ قیاس لغوی کے تحت بھی خمر چونکہ ''مخامرة العقل'' ہے اس لیے ہر چیز کو ہی شامل ہے۔ لیکن امام ابو حنیفہ اور فقہاء کوفہ کے نزدیک صرف انگور کی شراب ہی خمر کہلائے گی۔فقِيل هِيَ (من عَصِيرِ العَنْب) خَاصَّةً، وَهُوَ مَذْهَب أَبِي حَنِيفَة، رَحِمه اللَّهُ تَعَالى، والكُوفِيِّين۔[9]

اصطلاحی معنی:

خمر کی حقیقت اور شرعی اطلاق کے بارے میں فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے، اہل مدینہ، اہل حجاز، تمام محدثین، حنابلہ اور بعض شافعیہ اس طرف گئے ہیں کہ خمر کے لفظ کا اطلاق ہر اس چیز پر ہوتا ہے جو نشہ دے خواہ وہ قلیل ہو یا کثیر، خواہ انگور سے حاصل کی گئی ہو یا کھجور، گندم، جو وغیرہ سے۔ان کا مستدل نبی اقدس ﷺ کا فرمان ہے: عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ، لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ»[10] اس بارے میں حضرت عمرؓ کا فرمان بھی ملتا ہے: أَيُّهَا النَّاسُ: إِنَّهُ نَزَل تَحْرِيمُ الْخَمْرِ، وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ: مِنْ الْعِنَبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْعَسَل، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ. وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْل۔[11] اے لوگو! اللہ نے خمر کی حرمت نازل کی ہے اور یہ پانچ چیزوں سے ہے، انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو۔ اور خمر وہ ہے جو عقل پر چھا جائے۔ اسی مضمون کی ایک حدیث بھی ہے قَالَ علیہ السلام: "الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: النَّخْلَةِ، وَالْعِنَبَةِ"[12] شراب ان دو درختوں سے ہوتی ہے، کھجور اور انگور سے۔احناف کے نزدیک خمر کے علاوہ سکر، فضیخ، نقیع الزبیب بھی اپنی تفصیلات کے ساتھ حرام ہیں[13] اور یہ کھجور اور منقہ سے حاصل کی جاتی ہیں۔

اکثر شوافع، امام ابو یوسفؒ، امام محمدؒ احناف میں سے اور بعض مالکیہ کی رائے یہ ہے کہ خمر ایسا نشہ آور مشروب ہے جو انگور سے حاصل کیا جائے، خواہ اس پر جھاگ آئے یا نہ[14]، فقہاء کا یہ اختلاف بیمار اور تڑپتی اور سسکتی انسانیت کے لیے رحمت بن سکتا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے اعلیٰ درجہ کی خمور کے علاوہ ادنیٰ چیزوں سے حاصل ہونے والی الکوحل میں لچک مل جاتی ہے۔ جس سے ہومیو پیتھک اور جدید طب میں رعایت حاصل کی جا سکتی ہے۔ امام ابو حنیفہؒ اور بعض شافعیہ اس طرف گئے ہیں کہ خمر انگور کا نچوڑ ہے جب یہ اشتداد (تاثیر میں قوی ہونے کے) کے بعد جھاگ چھوڑنا شروع کر دے۔[15] احناف اس میں ''نیئا'' (پکائے بغیر) کی شرط بھی عائد کرتے ہیں۔

عصر حاضر کی اصطلاحات میں جھاگ چھوڑنے کی سائنسی تعبیر در حقیقت عملِ تخمیر ہے جسے Fermentation کہا جاتا ہے[16]، کیونکہ یہ جھاگ خمیر پیدا کرنے والے جانداروں Yeast وغیرہ کی Respiration کی علامت ہے جو شکر کو ایسڈ میں تبدیل کرنے کا عمل ہے۔[17] اسی عمل کے نتیجے میں ان میں نشہ آور مادہ پیدا ہوتا ہے جسے الکوحل کہا جاتا ہے۔ یہ الکوحل ہے

جو تمام اقسام میں سکر کا موجب بنتی ہے اور شیرہ انگور کے علاوہ بھی کسی بھی چیز کے شیرہ میں، جسے خوراک کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہو، پیدا ہو سکتی ہے۔اس طرح سے خمر اور الکوحل میں کل اور جزو کی نسبت ہے۔الکوحل خمر کا ایک اہم جزو ہے جو اسے حرام کرنے کا موجب بن جاتا ہے۔اس طرح الکوحل کی تعریف مندرجہ ذیل کی جاتی ہے:

A colourless volatile flammable liquid which is the intoxicating constituent of wine, beer, spirits, and other drinks, and is also used as an industrial solvent and as fuel. (18)

اس تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مختلف قسم کی شرابوں کا ایک جزو ہے جس کی خاصیت سکر پیدا کرنا ہے۔یہی چیز Oxford Advanced Learner's Dictionary سے مترشح ہوتی ہے۔

The clear liquid that is found in drinks such as beer, wine, etc. and is used in medicines, cleaning products, etc.Wine contains about 10% alcohol.(19)

جدید کیمیاوی تعریف کے مطابق:

Any organic compound whose molecule contains one or more hydroxyl groups attached to a carbon atom. (20)

اس طرح سے الکوحل کی کیمیاوی ساخت طے ہو جاتی ہے جس کے نتیجہ میں کیمیاوی ترکیب کو مد نظر رکھتے ہوئے جدید فقہاء و ماہرین جنائیات کے نزدیک یہ فیصلہ کرنا آسان ہو جائے گا کہ کس مشروب میں الکوحل ہے یا نہیں، اگر ہے تو کس قدر ہے؟

الکوحل کے حصول کے مندرجہ ذیل تین طریقے ہیں:

(1)۔Fermentation: پھلوں، اناج وغیرہ کی تخمیر، جس کے بعد عملِ تقطیر کے ذریعے سے الکوحل کشید کی جاتی ہے۔عیاشی کے لیے استعمال ہونے والے بیشتر مشروبات اسی طریقے سے حاصل کیے جاتے ہیں، جن میں وہسکی، رَم، ووڈکا اور جِن وغیرہ شامل ہیں۔

(2)۔ Fossil Fuels کی کیمیاوی ساخت میں تبدیلی کر کے، جیسا کہ معدنی تیل، قدرتی گیس، کوئلہ وغیرہ۔ایسی الکوحل صنعتی مقاصد کے لیے حاصل ہوتی ہے۔

(3)۔ہائیڈروجن کے کاربن مونو آکسائیڈ سے کیمیاوی ملاپ سے، اس طریقہ سے میتھانول یا wood-Alcohol تیار کی جاتی ہے۔(21)

شریعتِ اسلامی کو اگر مد نظر رکھیں تو سب سے زیادہ قبیح قسم ان تینوں میں سے اوّل الذکر ہے، جبکہ باقی دونوں اقسام شرباً استعمال کرنے اور سکر کے درجہ تک پہنچنے سے پہلے قابل قبول ہو سکتی ہیں کیونکہ ان کی بنیاد پر بہت سی صنعتیں چل رہی ہیں۔ہومیو پیتھک ادویات میں استعمال ہونے والی الکوحل کا بھی بیشتر حصہ قسم دوم اور سوم سے ہی حاصل کیا جاتا ہے۔

نبی اقدس ﷺ کے احکامات خمر اور نشہ آور چیزوں کے بارے میں بہت سخت ہیں، آپ ﷺ کا فرمان ہے:
كُل مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُل خَمْرٍ حَرَامٌ[22] کہ ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے: أَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيل مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ،[23] کہ تمہیں اس کے قلیل سے بھی روکا ہے جس کا کثیر نشہ آور ہو۔ اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے، كُل مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَا أَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ[24] کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے، جس کا ۱۲۰ ارطل (یا ۱٦ ارطل) (حنفیہ کے نزدیک ایک رطل کی مقدار تقریباً ۵۳٦ گرام ہے) کے برابر ہو اس کا ہتھیلی برابر پینا بھی حرام ہے۔ اسی طرح حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نَهَى رَسُول اللَّهِ ﷺ عَنْ كُل مُسْكِرٍ وَمُفَتِّرٍ[25] کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ آور چیز اور افتراء میں ڈالنے والی چیز سے منع فرمایا ہے۔ ان تمام احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر مسکر مطلقاً حرام ہے جیسا کہ جمہور کا مذہب ہے[26]۔ جمہور کا نقطہ نظر یہ ہے کہ ہر قسم کی خمر خواہ وہ انگور سے حاصل ہوئی ہو یا کسی اور چیز سے، جس میں تخمیر پیدا ہو چکی ہے وہ قلیل ہو یا کثیر اس کے استعمال پر حد ہے، یہ نجس ہے، اس کو حلال ٹھہرانے والا کافر ہے، (کیونکہ وہ دلیل قطعی کی مخالفت کرتا ہے)، جمہور کی رائے حضرت عمرؓ، علیؓ، ابن عمرؓ، ابو ہریرہؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، ابی بن کعبؓ، انس بن مالکؓ، عائشہؓ، ابن عباسؓ، جابر بن عبد اللہؓ، نعمان بن بشیرؓ، معاذ بن جبلؓ وغیرہ فقہاء صحابہ کی رائے سے ماخوذ ہے۔ انہیں کے موافق ابن المسیبؒ، عطاءؒ، طاؤسؒ، مجاہدؒ، قاسمؒ، قتادۃؒ، عمر بن عبد العزیزؒ، ابو ثورؒ، ابو عبیدؒ، اسحاق بن راہویہؒ، اوزاعیؒ اور جمہور فقہائے حجاز، جمہور محدثین کی رائے ہے۔[27] لیکن اکثر شافعیہ اور احناف کا نقطہ نظر یہ ہے کہ یہی تمام احکامات انگور کی خمر پر تو ایسے ہی ہوں گے، کیونکہ خمر کے لفظ کا اطلاق ان کے نزدیک اسی پر ہوتا ہے، لیکن اس کے علاوہ دیگر خمور پر اس لفظ کا اطلاق چونکہ مجازاً ہے اس لیے جب تک انہیں استعمال کرنے سے نشہ نہ آئے اس وقت تک حد جاری نہیں کی جائے گی، اسی طرح اس کو حلال ٹھہرانے والے کو بھی کافر قرار نہیں دیتے، نہ ہی اسے نجس قرار دیتے ہیں۔ احناف خمر، سکر، فضیخ، نقیع الزبیب کو بھی حرام ٹھہراتے ہیں[28]۔ اس کے ساتھ امام ابو حنیفہؒ کھجور، انگور، شہد، انجیر، چاول وغیرہ کی نبیذ کو حلال ٹھہراتے ہیں جب تک کہ ان میں نشہ پیدا نہ ہو جائے۔

وَنَبِيذُ الْعَسَلِ وَالتِّينِ وَنَبِيذُ الْحِنْطَةِ وَالذُّرَةِ وَالشَّعِيرِ حَلَالٌ وَإِنْ لَمْ يُطْبَخْ وَهَذَا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُمَا اللَّهُ إِذَا كَانَ مِنْ غَيْرِ لَهْوٍ وَطَرَبٍ لِقَوْلِهِ – عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ – «الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ، وَأَشَارَ إِلَى الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ» خَصَّ التَّحْرِيمَ بِهِمَا[29]

"شہد، انجیر، اناج، چاول، جو کی نبیذ حلال ہے اگرچہ پکائی نہ گئی ہو۔ یہ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ہے، اگر یہ عیش و طرب کے لیے نہ ہو، آپ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے "خمر ان دو درختوں سے ہے، اور آپ ﷺ نے انگور اور کھجور کی طرف اشارہ فرمایا، اس طرح ان دونوں کی تحریم کو خاص فرما دیا۔ يرى الحنفية أن الخمرة المحرمة بقليلها وكثيرها هي المستخرجة من العنب. أما ما استخرج من غير العنب، فلا يحرم إلا إذا أسكر۔[30]

"حنفیہ کی رائے یہ ہے کہ خمر جس کا قلیل و کثیر حرام ہے، یہ انگور سے نکالی ہوئی ہے، جبکہ جو انگور سے علاوہ سے نکالی ہوئی ہو، وہ حرام نہیں ہے مگر یہ کہ وہ نشہ دے۔"

اسی قسم کی بات محمد بن حمزہ الفناری لکھتے ہیں ''وبعد أدنى طبخه يحل قليله في ظاهر الرواية ولكون حرمة هذه الأشياء اجتهادية لا يكفر مستحلها[31]'' کہ تھوڑا پکانے سے ظاہر الروایۃ کے مطابق اس کی قلیل مقدار (مراد جو نشہ کی مقدار تک نہ پہنچے) حلال ہو جائے گی اور اس وجہ سے کہ ان چیزوں کی حرمت اجتہادی ہے اس لیے انہیں حلال ٹھہرانے والے کو کافر نہیں کہا جائے گا۔ یہی فتویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء سعودیہ نے دیا ہے۔[32]

خالص الکوحل علاج کے لیے استعمال کرنا بالکل درست نہیں ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے ''حرام سے علاج نہ کرو''، البتہ اگر دوسری ادویات میں استعمال ہو تو اس کا استعمال کرنا بعض شرائط کے ساتھ درست ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں تو اس کو بطور وہیکل اور محفوظ کنندہ استعمال کیا جاتا ہے۔

اسی طرح شہاب الدین الحسینی الحموی اس سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ جس میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کیا جب کوئی اور چیز اس کے متبادل کے طور پر نہ ملے تو کیا خمر کو علاج کے لیے پینا جائز ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں دو رائیں ہیں،... علاج کے لیے خون سے پیشانی پر فاتحہ لکھنا یا پیشاب سے لکھنا اگر یہ جانتا ہو کہ اس میں شفاء ہے تو اس میں حرج نہیں کیونکہ شفاء حاصل کرنے کے لیے ایسا کرنے سے حرمت ساقط ہو جاتی ہے، جیسا کہ پیاسے کو شراب پینے کی رخصت دی جاتی ہے یا بھوکے کو مردار کھانے کی، اللالی [33] میں ہے گدھی کے دودھ سے علاج کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے... صدر الشہید کا کہنا ہے کہ اس میں نظر ہے کیونکہ اس کا دودھ حرام ہے، اور حرام سے شفاء حاصل کرنا حرام ہے... اپنی رائے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ صدر الشہید کی رائے تداوی بالدم والبول کے قول کے مخالف ہے، اور ضروری ہے کہ اسے اسی وقت استعمال کرنے کی اجازت دی جائے جب کوئی اور چیز نہ ملے۔[34]۔ علامہ ابن عابدین اس بارے میں فتویٰ دیتے ہیں کہ وَأَنَّ الِاسْتِشْفَاءَ بِالْحَرَامِ إنَّمَا لَا يَجُوزُ إذَا لَمْ يَعْلَمْ أَنَّ فِيهِ شِفَاءً أَمَّا إنْ عُلِمَ وَلَيْسَ لَهُ دَوَاءٌ غَيْرُهُ يَجُوزُ[35] کہ حرام سے شفاء حاصل کرنا جائز نہیں ہے اگر یہ نہ جانتا ہو کہ اس میں شفاء (فی الواقع) ہے، اور یہ کہ اگر یہ جانتا ہو کہ اس کے علاوہ کوئی اور دوا بھی نہیں ہے۔ یعنی وہ دو شرائط عائد کرتے ہیں کہ یقینی طور پر علم ہونا کہ اس میں شفاء ہے، اور یہ کہ یہ معلوم ہونا کہ اس کے علاوہ میں شفاء نہیں ہے۔ یہاں یہ دونوں معلومات ماہر، ثقہ اور مسلمان طبیب کی ہی معتبر ہوں گی۔

چونکہ اشیاء میں اصل اباحت ہے، اس لیے کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ بغیر کسی قوی شرعی دلیل کے کسی چیز کو حرام ٹھہرائے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ،[36]، اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا،[37]، اسی طرح نبی اقدس ﷺ کی حدیثِ مبارکہ بھی ہے، ''مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ حَلَالٌ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَافِيَةٌ، فَاقْبَلُوا مِنَ اللَّهِ الْعَافِيَةَ، فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ نَسِيًّا''، ''ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ [وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا]''۔[38]

جو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کی ہے وہ حلال ہے، اور جسے حرام ٹھہرایا ہے وہ حرام ہے، اور جن سے خاموشی اختیار کی ان میں بھلائی (عافیت) ہے، پس اللہ سے عافیت قبول کرو، بے شک اللہ بھولنے والا نہیں تھا، پھر آپ ﷺ نے سورۃ مریم کی آیت تلاوت فرمائی: ''تمہارا رب بھولنے والا نہیں تھا''۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک طرف تو شبہات سے بچے، اور دوسری طرف بغیر اللہ تعالیٰ کی وحی کے خواہ مخواہ حلال چیز کو حرام نہ ٹھہرائے۔ اس اعتبار سے خمر اور الکوحل میں فرق کرنا ضروری ہے اس سے شدت اور غلو سے بچا جا سکتا ہے اور عصرِ حاضر کے بہت سے مسائل بھی حل کیے جا سکتے ہیں۔

پوٹینسی بنانے میں استعمال:

جمہور شوافع اور احناف کے نقطہ نظر کو اگر اختیار کیا جائے تو خمورِ خمسہ (گیہوں، کھجور، جو، کشمش، شہد سے تیار کی گئی) کے علاوہ خمور کو استعمال کرتے ہوئے اگر ہومیو پیتھک یا ایلو پیتھک ادویات بنائی جائیں اور ان کی مقدار اس قدر قلیل استعمال ہو کہ اس سے سکر پیدا نہ ہو تو اس سے اتنی گنجائش بالعموم نکل سکتی ہے کہ ان ادویات کو نجس قرار نہ دیا جائے اور شرعی سزائیں اس وقت تک عائد نہ کی جائیں جب تک کہ سکر کی کیفیت طاری نہ ہو جائے، اور سکر بھی اس قدر ہو کہ اسے کوئی بات سمجھ نہ آئے، مرد و عورت میں فرق نہ کر سکتا ہو، زمین و آسمان میں فرق نہ کر سکتا ہو تو اس صورت میں حد جاری ہو گی[39]۔ اس کے علاوہ اسے کسی اور حرام کے حصول کا حیلہ نہ بنالیا جائے، اور نہ ہی اسے مطلقاً حلال سمجھا جائے، فقط اتنی رعایت ہے کہ تخمیر کے باوجود چونکہ یہ نص قطعی میں شامل نہیں ہے اس لیے اس پر حد جاری نہیں ہو سکتی۔

واضح رہے کہ بہت سی حلال غذاؤں میں، جیسے خمیرہ آٹا، دہی وغیرہ میں بھی ۹۹:۱ تک الکوحل موجود ہوتی ہے، جس کے خلاف کبھی کسی فقیہ نے فتویٰ نہیں دیا۔ اسی طرح باوجود اس کے کہ جوزۃ الطیب وغیرہ کثیر مقدار میں نشہ آور ہیں لیکن ان کی کم مقدار کھانے میں خوشبو کے لیے استعمال کی جانے کی اجازت دی ہے[40]۔ جدید تحقیقات کے مطابق دہی بننے کے عمل میں دونوں قسم کی Fermentation ہوتی ہے یعنی Alcoholic Fermentation اور Lactic Acid Fermentation اور دہی میں الکوحل کی مقدار ۰.۸۹۲% جبکہ لیکٹک ایسڈ کی مقدار ۰.۵۶۸% ہوتی ہے۔[41] بلکہ سائنسی طور پر اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا کہ ''ہر قسم کی خوراک جس میں نشاستہ یا میٹھا ہو، گیلی ہو اور اس میں Yeast (جو ہوا میں بھی موجود ہوتے ہیں)، پہنچ پائیں، تو اس میں الکحل کی کچھ نہ کچھ مقدار پائی جاتی ہے''۔[42] اسی طرح اچار بنانے کے دوران بھی الکوحل پیدا ہوتی ہے، وسطی ایشیاء کی مسلم ریاستوں میں اچار کی طرح کی ایک اور ڈش تیار کی جاتی ہے جس کا نام ''ترشی'' ہے، جس میں Alcoholic Fermentation کے نتیجے میں ترشی پیدا ہوتی ہے[43]

اسی وجہ سے احناف حدِ شربِ خمر اور حد سکر میں فرق کرتے ہیں، شربِ خمر کی حد تو ہر صورت میں لاگو ہو جائے گی خواہ قلیل پیئے یا کثیر، لیکن خمر کے علاوہ دیگر الکوحلی مشروبات کے استعمال کرنے پر باوجود ممانعت کے حد جاری نہیں کی جائے گی

تاآنکہ سکر پیدا ہو جائے۔ کیونکہ اصول یہ ہے کہ ''اِنَّ الْحُدُودَ تُدْرَأُ بِالشُّبُهَاتِ ''[44]کہ حدود شبہات کی وجہ سے ساقط ہو جاتی ہیں اور حد اس وقت تک جاری نہیں کی جاتی تاآنکہ انتہائی درجے تک نہ پہنچ جائے۔ جب کثیر مقدار جو کہ مسکر نہ ہو کے استعمال پر رعایت مل سکتی ہے تو ہومیو پیتھک ادویات میں بہت قلیل مقدار میں استعمال میں تو بدرجہ اولیٰ رعایت ملنی چاہئے۔

اس سلسلے میں ہومیو پیتھک طب کو ایلوپیتھک پر فوقیت حاصل ہو جاتی ہے کہ اس میں دواء کی بے حد قلیل مقدار (لطیف مقدار) کو ڈائیلیوٹڈ الکوحل میں تیار (ملطف) کیا جاتا ہے اور اس کی پوٹینسیاں بنائی اور بڑھائی جاتی ہیں جو اسی میں محفوظ (Preserve) رہ کر بالآخر استعمال کے مرحلہ میں شفائی عمل کے لیے صرف چند قطرے ہی کافی ہوتے ہیں اور وہ بھی اس صورت میں کہ ان قطروں کو ہومیو پیتھک دستور کے مطابق شوگر آف ملک سے بنی گلوبیولز (گولیوں) پر ڈالا جاتا ہے جس سے الکوحل تو فوراً اڑ جاتی ہے جبکہ دوا کی لطیف مقدار ان گولیوں میں منتقل ہو جاتی ہے جس کو کسی بھی وقت مریض کو استعمال کروایا جاسکتا ہے۔ اس صورت میں تو اس میں سکر کا امکان بالکل نہیں ہوتا۔ اسی طرح چار یا پانچ قطرے نصف گلاس پانی میں ملا کر پینے سے اس کی شدت مزید کم ہو جاتی ہے اور الکوحل کے پانی کی نسبت زیادہ لطیف ہونے کی وجہ سے اس کا امکان بھی ہے کہ یہ پانی میں حل ہونے سے قبل اڑ جائے ورنہ بصورتِ دیگر پہلے سے ہی ڈائیلیوٹڈ ہونے کی وجہ سے شدت مزید کم ہو جائے، بہر حال اس میں سکر کے امکانات کم سے کم ہونا اس کے جواز کی دلیل بنتا ہے۔ اسی طرح آج کل ہومیو پیتھک ادویہ ساز کمپنیوں میں گولیاں بنا کر پیکنگ کا رواج ہوا ہے اور مختلف سیرپ کمپاونڈز، سیرپ بیس میں ایک خاص تناسب سے ہومیو پیتھک ادویات شامل کر کے بنائے جاتے ہیں جس کو مندرجہ بالا بحث پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔ تاہم یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ ہومیو پیتھی فلسفہ کے مطابق اصلاً تو مفرد دوا استعمال کرنے کا رواج ہے اس لیے کلاسیکل ہومیو پیتھس کے نزدیک تو سیرپ کی قطعی ضرورت نہیں، صحیح دوا کا انتخاب ہو تو اس دوا کے محض چند قطرے شفایابی کے لیے کافی ہونگے، چاہے یہ ڈائریکٹ زبان پر ڈالے جائیں جہاں سے وہ خون میں شامل ہو کر عمل شفایابی کریں یا یہ قطرے شوگر آف ملک، گلوبیولز یا ڈسکٹس پر ٹپکائے جائیں اور پھر یہ مریض کو چوسنے کے لیے دی جائیں تو کافی ہوتا ہے۔ بہر طور یہ تو طے ہے کہ ہومیو پیتھی میں الکوحل کو بطور دوا استعمال نہیں کیا جاتا۔ یہ صرف ایک وہیکل ہے جو اصل دوا کی پوٹینسی بڑھانے اور بعد ازاں اس کو محفوظ رکھنے کے کام آتا ہے۔ دوا کو دستور کے مطابق گلوبیولز کے ذریعے استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک بات نہایت دلچسپ اور نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ ہومیو پیتھک ادویات کو نگل کر معدے میں نہیں لے جایا جاتا بلکہ اس کی شوگر آف ملک میں بنی دوا یا گلوبیولز وغیرہ کو زبان پر رکھ کر چوسا جاتا ہے، یہاں سے دوا براہِ راست خون میں شامل ہو کر فوری اثر کرتی ہے۔[45]

اس سلسلہ میں ہمیں احناف کے اس قول سے مدد مل سکتی ہے ''اگر شراب میں گندم ڈالی گئی پھر اسے دھویا گیا اور شراب کا ذائقہ اور بو اس سے دور ہو گئی تو اس کا کھانا حلال ہے، اگر شراب کا ذائقہ اور بو زائل نہ ہوئی تو کھانا حلال نہیں ہو گا''۔[46] اسی طرح خمیری روٹی کو کسی بھی فقیہ نے آج تک حرام نہیں کہا جبکہ آٹے میں بھی خمیر Yeast کی وجہ سے پیدا ہوتا

ہے، جو جس کی Fermentation/ عمل تبخیر کی وجہ سے اس میں بھی الکوحل پیدا ہوتی ہے[47] لیکن وہ الکوحل ایک تو بہت قلیل مقدار میں ہوتی ہے جو کہ مسکر نہیں ہوتی۔ اتنی قلیل مقدار میں اجازت دینے کے پیچھے قواعدِ فقہیہ موجود ہیں، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں: الضرورات تبيح المحظورات[48]، "کہ ضرورت ممنوعہ چیزوں کو مباح کر دیتی ہے"، اور قاعدہ ہے، " الْحَاجَةُ تَنْزِلُ مَنْزِلَةَ الضَّرُورَةِ، عَامَّةً كَانَتْ أَوْ خَاصَّةً "[49]، حاجت کا درجہ کم ہو کر ضرورت کی جگہ پر آجاتی ہے خواہ وہ عام ہو یا خاص، اور قاعدہ ہے، الأصل في الأشياء الإباحة ما لم يقم دليل معتبر على الحرمة،[50] کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے جب تک کہ اس کی حرمت پر کوئی معتبر دلیل موجود نہ ہو۔ اسی طرح قاعدہ ہے الأصل في الأشياء كلها الطهارة ما لم يقم دليل معتبر على النجاسة، تمام اشیاء میں اصل طہارت ہے جب تک کہ ان کی نجاست پر معتبر دلیل نہ مل جائے۔[51]

لیکن ان سب چیزوں میں "استہلاک" کے اصول پر الکوحل کو قبول کر لیا جاتا ہے اور ان کے حرام ہونے کا فتویٰ نہیں دیا جاتا کیونکہ حلال چیز کی مقدار بالعموم ۹۸% سے زائد ہوتی ہے۔ دوسرا یہ کہ یہ اشیاء ہماری روزمرہ کی ضروریات میں داخل ہیں اور شریعت کا اصول ہے " الضرورات تبيح المحظورات "[52]، جب اس قدر قلیل مقدار خوراک میں قبول کی جا سکتی ہے تو علاج میں تو قلیل مقدار بدرجہ اولیٰ جائز ہو جائے گی۔

ہمارا استدلال یہی ہے کہ انگور اور کھجور کے علاوہ الکوحلی مشروبات کو حدِ سکر سے کم مقدار میں غذاءً استعمال کرنا تو ممنوع ہونا چاہیئے الا یہ کہ دیگر قواعدِ شرعیہ اجازت دیں، لیکن علاج کے لیے حدِ سکر سے کم مقدار کو جائز ہونا چاہیئے تاکہ امت سے حرج کو دور کر کے اس کی روحانی ضروریات کے ساتھ ساتھ اس کی جسمانی ضروریات کو بھی پورا کیا جانا ممکن بنایا جا سکے۔ بالخصوص جبکہ خمر کو حرام کرنے کا سبب عقل کا تحفظ ہے، اور عقل جسم کا ایک جزو ہے، تو جب جسم کے ایک جزو کے تحفظ کے لیے اس کو حرام قرار دیا جا سکتا ہے تو پورے جسم کے تحفظ کے لیے اسکی کچھ اقسام کو جواز کیوں نہیں بخشا جا سکتا۔ واضح رہے کہ اس کا جواز مطلقاً نہیں ہو گا، بہت سی شرائط کے ساتھ مقید ہو گا۔

ادویاتی اثرات کشید کرنے اور بطور محفوظ کنندہ استعمال کرنا:

المنظمۃ الاسلامیۃ للعلوم الطبیۃ کویت کے آٹھویں سیمینار، منعقدہ ۲۲ تا ۲۴ ذوالحجہ، ۱۴۱۵ھ، کی سفارشات میں کے مطابق الکوحل کو شرعاً نجس قرار نہیں دیا گیا بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ اس کی نجاست معنوی ہے حسی نہیں اس لیے انہوں نے اس کے خارجی استعمال کی مطلقاً اجازت دی ہے... اسی طرح انہوں نے اس کے کریموں، پاؤڈر، عطریات وغیرہ میں استعمال کی بھی اجازت دی ہے۔... اس ادارہ نے "ادویات میں حفاظت کی غرض سے اور ایسے دوائی مادوں کو حل کرنے کے لیے جو پانی میں حل پذیر نہیں ہیں، کے لیے بھی الکوحل کے استعمال کی اجازت دی ہے۔" البتہ غذاؤں میں اس کے استعمال کو جائز قرار نہیں دیا۔[53] اس قرارداد کی رو سے یہ تو واضح ہو جاتا ہے کہ خارجی استعمال کی تمام اشیاء میں الکوحل کا شامل کیا جانا جدید فقہاء کے نزدیک جائز ہے، اگرچہ اس بات کی احتیاط کرنی چاہیئے کہ یہ الکوحلی مادے خمر عنب یا خمر تمر یا خمر رطب سے حاصل نہ کیے گئے ہوں، کیونکہ یہ

نصِ قطعی کی وجہ سے حرام ہیں۔ چونکہ ہومیوپیتھک فارما کوپیا کے مطابق جڑی بوٹیوں سے ادویاتی اثرات کو نکالنے اور ان کو محفوظ رکھنے کے لیے الکوحل کا استعمال کیا جاتا ہے اس لیے اس قرار داد کی رو سے اس کا استعمال جائز ہوگا۔ امام شربینی شافعی کا قول کافی حد تک شبہات کو دور کرنے والا ہے، وہ لکھتے ہیں کہ :

مَحَلُّ الْخِلَافِ فِي التَّدَاوِي بِهَا بِصَرْفِهَا. أَمَّا التِّرْيَاقُ الْمَعْجُونُ بِهَا وَنَحْوُهُ مِمَّا تُسْتَهْلَكُ فِيهِ فَيَجُوزُ التَّدَاوِي بِهِ عِنْدَ فَقْدِ مَا يَقُومُ مَقَامَهُ مِمَّا يَحْصُلُ بِهِ التَّدَاوِي مِنْ الطَّاهِرَاتِ -... بِشَرْطِ إخْبَارِ طَبِيبٍ مُسْلِمٍ عَدْلٍ بِذَلِكَ أَوْ مَعْرِفَتِهِ لِلتَّدَاوِي بِهِ،[54]

اختلاف اس میں ہے کہ خالصتاً اس (الکوحل) سے علاج کرنا کیسا ہے؟ جبکہ ایسا تریاق وغیرہ جو اس میں گوندھا گیا ہو، جس میں یہ حل ہو جائے، تو اس سے اس صورت میں علاج جائز ہے جبکہ اس کے متبادل ایسی طاہر چیز دستیاب نہ ہو کہ جس سے علاج کرنا ممکن ہو۔... بشرطیکہ کہ کوئی مسلمان اور عادل طبیب اس کے بارے میں بتائے۔

گولیاں بنانے میں استعمال:

جدید سائنس اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ الکوحل بہت کم درجہ حرارت پر بخارات بن کر اڑ جاتی ہے[55] اس لیے اگر الکوحلی مشروبات کو پکایا جائے تو بہت جلد اس میں سے الکوحل بخارات بن کر ہوا میں اڑ جائے گی۔ اسی بنیاد پر ابن قدامہ لکھتے ہیں: وَإِنْ عَجَنَ بِهِ دَقِيقًا، ثُمَّ خَبَزَهُ فَأَكَلَهُ، لَمْ يُحَدَّ؛ لِأَنَّ النَّارَ أَكَلَتْ أَجْزَاءَ الْخَمْرِ[56] "کہ اگر کسی نے اس (خمر) سے آٹا گوندھا، پھر اس سے روٹی پکائی اور اسے کھایا تو اس شخص پر حد نہیں لگے گی۔ کیونکہ آگ نے خمر کے اجزاء کو کھا لیا ہے۔" اس پر قیاس کرتے ہوئے الکوحل ملی دوا کو چینی کی گولیوں یا شوگر آف ملک پر ڈال کر اتنی دیر رکھنا کہ الکوحل اڑ جائے مطلقاً جائز ہو جائے گا بالخصوص جبکہ خمورِ خمسہ (گیہوں، کھجور، جو، کشمش، شہد سے تیار کی گئی) کے علاوہ الکوحلی مادہ دیگر ذرائع سے حاصل کر رکھا ہو۔

خارجی استعمال:

عصرِ حاضر میں عطریات کی صنعت میں بھی خوشبوؤں کو اس قابل بنانے کے لیے کہ وہ جلد از جلد پھیل کر اپنی موجودگی کا احساس پیدا کر سکیں، بڑی مقدار میں الکوحل استعمال ہوتی ہے۔ اسلامی فقہ اکیڈمی نے ایتھائل الکوحل کے ادویات میں استعمال کے بارے میں چودھویں فقہی سیمینار (حیدر آباد دکن) میں یہ قرار داد پاس کی تھی "یہ الکحل نشہ آور ہے اور دوا میں شامل ہونے کے بعد بھی اس کی حقیقت نہیں بدلتی، لیکن علاج و معالجہ کے باب میں شریعت نے جو سہولت روا رکھی ہے اس کے تحت مجبوراً الکحل آمیز ادویہ کا استعمال درست ہے، عطریات میں جو الکحل استعمال ہوتا ہے فنی ماہرین کی تحقیق و اطلاع کے مطابق وہ نشہ آور نہیں ہے، اس لیے یہ ناپاک نہیں ہے"۔[57] عطریات کا استعمال ضروریات اور حاجیات میں شامل نہیں بلکہ تحسینیات میں شامل ہے، جب عطریات میں اس کا استعمال درست ہو سکتا ہے[58] تو ادویات میں کیوں نہیں ہو سکتا؟

ادویات اور خارجی استعمال کی پراڈکٹس کے بنانے کے جواز میں استحالہ کو بھی بطورِ دلیل استعمال کیا جاتا ہے۔ مالکیہ اور حنفیہ کے نزدیک تو نجس العین بھی استحالہ کے بعد طاہر ہو جاتا ہو، کیونکہ شریعت نے نجاست کا وصف جس حقیقت کی موجودگی کی وجہ سے بیان کیا تھا وہ اس میں سے کچھ اجزاء کے زائل ہونے کی صورت میں زائل ہو چکا ہوتا ہے۔ وصف کے موجود یا زائل ہونے سے احکامات تبدیل ہو جاتے ہیں، جیسا کہ انگور کا رس طاہر ہے، اس میں تخمیر ہو جائے تو حرام ہو جاتا ہے، پھر اس سے سرکہ بن جائے دوبارہ طاہر ہو جاتا ہے۔[59] مالکیہ میں سے دسوقی[60] کے بقول " فَالْخُبْزُ الْمَخْبُوزُ بِالرَّوْثِ النَّجِسِ طَاهِرٌ، وَلَوْ تَعَلَّقَ بِهِ شَيْءٌ مِنْ الرَّمَادِ "، ایسی روٹی جو نجس گوبر پر پکائی گئی ہو طاہر ہے اگرچہ اسے راکھ کا کچھ حصہ چھو ہی کیوں نہ جائے"۔ کیونکہ آگ نجاست کو کھا جاتی ہے۔ ابن عابدین کہتے ہیں کہ امام محمد کے نزدیک علت تغیر اور انقلابِ حقیقت ہے، یہ فتویٰ عمومِ بلویٰ کے تحت دیا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر رس کو پکایا جائے جبکہ وہ بالخصوص چوہیا کی وجہ سے نجس ہو جائے کہ وہ اس میں داخل ہوتی رہی، پیشاب کرتی رہی، اور بعض اوقات اس میں مر بھی جاتی ہے، چینی بننے کے بعد پاک ہو جائے گا۔ پس یہ بھی کہا گیا ہے "إِذَا تَنَجَّسَ السِّمْسِمُ ثُمَّ صَارَ طَحِينَةً يَطْهُرُ، خُصُوصًا وَقَدْ عَمَّتْ بِهِ الْبَلْوَى" اگر تل نجس ہو جائیں اور ان سے حلوہ بنالیا جائے تو وہ پاک ہوگا، عموم بلویٰ کی وجہ سے۔ ابن عابدینؒ اس پر تعقب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رس میں حقیقی انقلاب نہیں ہے کیونکہ یہ چینی بھی تو وہی رس ہی ہے جو آگ پر خشک کر لیا جاتا ہے، اسی طرح تلوں سے حلوہ بنانے سے بھی انقلابِ حقیقی نہیں ہوتا اسی طرح تلوں کو حلوے میں اچھی طرح پکا لینا کہ اس کا تیل ان میں شامل ہو جائے، تو اس میں صرف ایک وصف میں تبدیلی ہوتی ہے، جیسا کہ دودھ سے پنیر بن جانا، اناج کا آٹا بن جانا، آٹے کا روٹی بن جانا وغیرہ، بخلاف اس کے خمر کا سرکہ بننا، یا گدھا نمک کی کان میں گر جائے تو وہ نمک ہو جاتا ہے"۔[61] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض فقہاء اس کی گنجائش بھی نکالتے ہیں کہ اگر انقلابِ ماہیت کلی نہ ہو بلکہ بعض اوصاف تبدیل ہو جائیں تو عمومِ بلویٰ کے تحت حلت کا فتویٰ دیا جا سکتا ہے۔ یہی جزوی استحالہ تو ادویات، عطریات اور خارجی استعمال کی کریموں میں بھی ہوتا ہے۔

اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ جو چیز اللہ تعالیٰ حرام ٹھہرا دیں وہ نجس بھی ٹھہرے، یہ کوئی التزامی اصول نہیں ہے۔ مشرک کو نجس قرار دیا لیکن اس کے چھونے سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے، ریشم اور سونا مردوں کے لیے حرام ہے لیکن نجس نہیں ہے۔ کچھ چیزوں کی نجاست حقیقی نہیں بلکہ حکمی اور معنوی ہوتی ہے۔ یہی فتویٰ دار العلوم دیوبند کے مفتی ظفیر الدین صاحب کا ہے[62] اور اسی لیے الکوحل کو باوجود حرام قرار دینے کے المنظمۃ الاسلامیۃ للعلوم الطبیہ نے اپنی قرارداد میں الکوحلی مادے کو شرعاً غیر نجس قرار دیا، اور اپنے اس فیصلے کی بنیاد اس اصول پر رکھی کہ اشیاء میں اصل ان کی طہارت ہے، اس لیے الکوحل بھی طاہر قرار دیا خواہ خالص ہو یا پانی وغیرہ سے خفیف کی گئی ہو کیونکہ ان کی نجاست معنوی ہوتی ہے حسی نہیں کیونکہ انہیں رجس من عمل الشيطان قرار دیا گیا ہے۔ اس لیے اس کا شرعاً طبّی طور پر بطور مطہر استعمال کرنے میں، خارجی استعمال کی ادویات، لوشن، کریموں اور عطریات میں اس کا استعمال درست ہے۔[63] اس حدیث سے ہومیو پیتھک فارمیسی میں کام کرنے والے ملازمین کا الکوحل لگا

ہوئے لباس پہنے ہوئے نماز ادا کرنے کا مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ جب یہ حقیقی طور پر نجس نہیں ہے تو اس کے کپڑوں کو لگنے سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے اور انہی کپڑوں میں نماز ادا کی جا سکتی ہے۔

الکحل کی عدم نجاست کے قول کو ترجیح دینے والوں میں ڈاکٹر یوسف القرضاوی، شیخ البانی، شیخ فیصل مولوی شامل ہیں کہ ان کے نزدیک نجاست کے معاملہ میں الکوحل کو خمر پر قیاس نہیں کیا جائے گا، اگرچہ سکر کی وجہ سے اس حد تک پینا کہ جس سے نشہ آ جائے یہ قیاساً اس میں شامل ہو جائے گا۔ مسلمان کے لیے بہتر ہے کہ وہ الکوحل سے پاک عطریات استعمال کرے بالخصوص نماز سے قبل لیکن اگر الکوحلی عطریات استعمال کر بھی لے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ فیصل مولوی جو کہ المجلس الاوربی للافتاء والبحوث کے نائب رئیس ہیں، لکھتے ہیں: ''خمر کی نجاست کا نجاست عینی ہونا مختلف فیہ امر ہے اگرچہ مذاہبِ اربعہ اس کے قائل ہیں لیکن اس کے باوجود بہت سے قابل اعتماد علماء اس کی نجاست کو نجاستِ معنوی قرار دیتے ہیں، اس طرح سے خمر کی نجاستِ عینی پر کوئی قطعی دلیل نہیں بنتی۔ دوسرا یہ کہ جو اس کے نجسِ عینی ہونے کے قائل ہیں ان کے نزدیک بھی مقصود اس خمر کی نجاست ہے جو انگور سے نکالی گئی ہو، اگر دیگر چیزوں سے نکالی ہوئی ہو، یا کیمیاوی مرکبات سے بنائی گئی ہو تو اس پر نشہ کی حیثیت میں تو خمر کا اطلاق کیا جائے گا لیکن نجاست کے اعتبار سے خمر کا اطلاق نہیں کیا جائے گا۔ انسان عادۃً عطر بہت کم مقدار میں استعمال کرتا ہے، اور اس میں الکوحل اس سے بھی قلیل ہوتی ہے، اس طرح سے وہ ''القليل المعفو عنه'' میں داخل ہو جاتی ہے۔ اگر بالفرض اس میں نجاست ہو بھی تو الکوحل کے اڑ جانے کے ساتھ جسم دوبارہ کامل طاہر ہو جائے گا۔ اس وجہ سے میرے نزدیک نماز درست ہو جائے گی۔ اگرچہ افضلیت اختلاف سے باہر نکلنا ہے۔[64] نجاست کے حقیقی کی بجائے معنوی ہونے پر قرآن کی آیت ''إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالأَنصَابُ وَالأَزْلامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ''[65] بھی دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ اس آیت میں خمر کے ساتھ جن چیزوں کا ذکر ہے، انصاب اور ازلام، وہ نجس نہیں ہیں، کیونکہ بت کو ہاتھ لگانے سے ہاتھ نجس نہیں ہوتا باوجود یہ کہ مشرکین نجس ہیں۔ اسی طرح دیگر نشہ آور اشیاء جن کی خمر پر قیاس کرتے ہوئے حرام قرار دیا گیا ہے، کوکین جو کہ کوکا کا درخت سے نکلتی ہے، پوست کے پودے سے نکلنے والی ہیروئن، مارفین، کولائین وغیرہ، بھنگ سے بننے والی حشیش، جوزۃ الطیب اور زعفران سبھی کا ماخذ پودے ہیں اور انہیں کوئی بھی نجس نہیں کہتا۔ نباتات میں اصل ان کی طہارت ہے۔

نتیجہ:

ہومیو پیتھی میں عموماً صرف کسی ایک مرض کا نہیں بلکہ پورے انسانی جسم بلکہ شخصیت کو سامنے رکھ کر مکمل شخصیت یعنی مرض نہیں مریض (Totality) کا علاج کیا جاتا ہے اور یوں لا علاج یا پرانے امراض کا علاج ممکن ہوتا ہے۔[66] بعض امراض یا عارضے جن کا آپریشن کے سوا کوئی اور علاج ممکن نہیں ہوتا ہومیو پیتھی میں ان کا علاج بھی بغیر آپریشن کے ممکن ہے[67] تو ایسے طریقہ علاج سے انسانیت کو محروم رکھنا مناسب نہیں۔ بعض امرض بھی ہیں جن کا ہومیو پیتھی کے سوا کہیں علاج رائج نہیں ہے تو اس صورت میں بھی انسانی جان کے تحفظ کی اولیت کے اصول کے تحت یہ علاج بالکل جائز ہو گا، قاعدہ

فقہیہ ہے، ''الضرورات تبيح المحظورات''[68] البتہ ایسی ہومیو پیتھک ادویات جن کا بنیادی ذریعہ حرام اجزاء ہوں یعنی نوسوڈز وغیرہ ان کے استعمال کا کیا حکم ہے؟ تو اس کے لیے الگ سے تحقیق کی ضرورت ہے۔ جو ان شاءاللہ ایک الگ مضمون کی صورت میں پیش کی جائے گی۔

نبی اقدس ﷺ کی حدیث شریفہ «أَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللَّهِ الحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ»[69] اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ دین وہ ہے جو سچا اور سیدھا ہے۔ اور آپ ﷺ کے فرمان '' يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا ''[70] دین میں آسانی کرو اور سختی نہ کرو، لوگوں کو خوشخبری سناؤ اور متنفر نہ کرو۔ ہومیو پیتھک میں الکوحل کا استعمال مختلف صورتوں میں ہوتا ہے اور ہر صورت کے لیے مختلف قسم کے دلائل موجبِ حلت بنتے ہیں۔ پوٹینسی کی صورت میں دوا کے استعمال میں الکوحل اگر خمورِ خمسہ میں سے ہو تو اس کی مقدار استہلاک کے اصول پر بہت کم رہ جاتی ہے، اور اگر ان کے علاوہ دیگر اشیاء سے حاصل کی گئی ہو تو سکر کی مقدار سے کم ہونے کی وجہ سے جائز ہو جائے گی۔ نیز پوٹینسی کی تیاری میں الکوحل بطور محفوظ کنندہ استعمال ہوتی ہے جس کے جواز پر المنظمۃ الاسلامیہ للعلوم الطبیہ کی قرارداد موجود ہے۔ مدر ٹنکچر میں اس کا استعمال جڑی بوٹیوں وغیرہ میں سے دوائی اثرات کے استخراج کے لیے ہوتا ہے، اس کا بھی جواز المنظمۃ الاسلامیہ للعلوم الطبیہ کی قرارداد میں سے ملتا ہے۔ اسی طرح علامہ شربینیؒ شافعی بھی اس کے جواز کے قائل ہیں۔ گلوبیولز پر استعمال اس وجہ سے جائز ہو جاتا ہے کہ الکوحل کی مقدار اوّلاً بہت کم ہوتی ہے اور ثانیاً وہ بھی اڑ جاتی ہے صرف دوائی اثرات باقی رہ جاتے ہیں۔ خارجی استعمال کی کریموں اور ہومیو پیتھک فارمیسی میں کام کرنے والوں کے کپڑوں کو الکوحل لگنے کی صورت میں نماز ادا کرنے اگر خمورِ خمسہ [71] کے علاوہ الکوحل ہو تو طہارت اصلی کے اصول پر طاہر ہے۔ اگر انگور اور کھجور کی خمر بھی ہو تو خارجی استعمال کی کریموں کی تیاری میں اس میں جزوی استحالہ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے بہت سے فقہاء اس کے استعمال کے جواز کے بھی قائل ہیں۔ اکثر مجامع فقہیہ بھی الکوحل کے ادویاتی استعمال میں گنجائش پیدا کرتے ہیں۔ عصرِ حاضر کے علماء میں سے دکتور وہبہ الزحیلی استحالہ کی آراء کا مقارنہ کرنے کے بعد کہتے ہیں ''والواقع العملي وحاجة الناس وأعرافهم كل ذلك يؤيد العمل بمذهب الحنفية''[72]۔ عملی حقیقت، لوگوں کی ضرورت، حاجت اور عرف سبھی اس چیز کا تقاضا کرتے ہیں مذہبِ حنفیہ کے مطابق عمل کیا جائے''۔ اس لیے اگر ہومیو پیتھک میں کچھ خواص کے تبدیل ہونے کی بنا پر (کہ خالص الکوحل کو پانی سے ڈائلیوٹ کیا جاتا ہے اور پھر اس میں ادویاتی اثرات غالب ہو جاتے ہیں) لوگوں کو علاج میں سہولت فراہم کرنے کی گنجائش فراہم کی جائے تو اس میں حرج نہیں ہونا چاہئے کیونکہ نہ تو یہ بالعموم خمورِ خمسہ میں سے ہے، نہ ہی اس کی مقدار اس قدر زیادہ ہوتی ہے جو مسکر اثرات ڈال سکے۔

خلاصۃ الکلام:

مندرجہ بالا بحث کو سمیٹتے ہوئے ذیل کی تجاویز پیش کی جاسکتی ہیں:

1. شوگر آف ملک یا اس سے بنی گلوبیولز اور ڈسکٹس پر الکوحل ملی دوا کے ٹپکانے اور پھر اس کے اڑ جانے کے بعد ان کو استعمال کروانے میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہونی چاہیے۔
2. اسی طرح اسی طریقے پر پیک شدہ گولیوں کے استعمال میں بھی کوئی شرعی قباحت نہیں۔
3. چونکہ ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں مجوزہ طریقہ یہی ہے کہ دواء کو معدہ میں لے جانے کی بجائے براہِ راست زبان پر رکھ کر چوسنے سے اس کا خون میں انجذاب یقینی بنایا جائے، تو اس صورت میں سکر بالکلیہ معدوم ہو جاتا ہے جو کہ وجہ حرمت تھا، اس لیے مسلمان اطباء کو اسی شکوک سے پاک طریقے پر استقامت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔
4. زبان پر ڈائریکٹ دوا ٹپکانے میں احتیاط کا دامن ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے تاہم ایمرجنسی کی صورت اس سے مستثنیٰ ہونی چاہیے۔
5. ضمنی ضرر رساں اثرات سے پاک ہونا ہومیوپیتھک علاج کا مثبت پہلو ہے جس کی شریعت اسلامیہ کی رو سے تحسین کی جانی چاہیے۔
6. موذی، لاعلاج، متعدی شدید اور مزمن (پرانی) امراض یا بعض امراض یا عارضے جن کا آپریشن کے سوا کوئی اور علاج ممکن نہیں ہوتا یا بعض دوسرے امرض بھی ہیں جن کا ہومیوپیتھی کے سوا کہیں علاج رائج نہیں، ان میں مندرجہ بالا احتیاط یعنی الکوحل سے بچتے ہوئے گلوبیولز وغیرہ سے علاج نہایت مستحسن ہوگا اور بصورت دیگر ایمرجنسی وغیرہ میں جواز کا فتویٰ ہوگا۔
7. بنیادی ہومیوپیتھک فلسفہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اولاً تو کمپاونڈ سیرپ بنانے سے پرہیز کیا جانا چاہئے تاہم اگر پیکٹس کی مشکلات اور بیماریوں کی پیچیدگی کے پیش نظر ان کا بنانا ضروری ہو تو پھر ان کو سیرپ کی شکل میں بنانے کی بجائے ڈائیلیوشن میں ہی بنایا جائے، اور ایسا کئی ایک قومی اور بین الاقوامی ادویہ ساز ادارے کر بھی رہے ہیں، تاکہ اس کو ملک شوگر کی گولیوں وغیرہ پر ٹپکا کر استعمال کروایا جاسکے جس سے اس کا حرج دور ہوسکے۔
8. کمپاونڈ سیرپ کے سلسلہ میں جیسا کہ معلوم ہے کہ ان کی تیاری میں عام طور پر ادویات کی مدر ٹنکچر یا ابتدائی پوٹینسیاں ہی استعمال کی جاتی ہیں تو ان مدر ٹنکچرز یا ابتدائی پوٹینسیوں کو الکوحل سے بچتے ہوئے اگر آب مقطر (Distilled Water) میں تیار کرکے سیرپ بنائے جائیں اور پھر ان کو مسلم معاشروں میں مارکیٹ کیا جائے تو بھی اس حرج کا ازالہ کیا جاسکتا ہے۔

بہتر یہ ہے کہ اسلامی نقطہ نظر سے ہومیوپیتھک ادویات کی تیاری کے لیے ایک ضابطہ اخلاق ترتیب دیا جائے اور اس ضابطہ اخلاق کو تمام فارمیسیوں کے مالکان وملازمین تک نہ صرف پہنچایا جائے بلکہ قانوناً اس پر عمل بھی کرایا جائے تاکہ وہ ادویات کی تیاری کے عمل میں اسلامی شریعت کے اصولوں کو مد نظر رکھیں، نیز اسلامی ممالک کو ادویات سازی کی صنعت کو فروغ دینا چاہیے تاکہ مشکوک چیزوں کی کم سے کم ملاوٹ ہو۔ بجائے اس کے کہ ہم جرمنی اور فرانس سے ادویات درآمد کریں، خود مقامی سطح پر زیادہ بہتر اور پروفیشنل انداز میں، شرعی اصولوں کی رعایت کرتے ہوئے ادویات بنائی جاسکتی ہیں۔ اس ضابطہ اخلاق کے مطابق پانچ قسم کی خمور (گیہوں، کھجور، جو، کشمش، شہد سے تیار کی گئی) کے علاوہ کے استعمال کو یقینی بنایا جائے۔ ضرورت، عمومِ بلویٰ، استحالہ جزئی، اور علاج کے لیے خمر کے علاوہ دیگر مسکرات پر قیاس کرتے ہوئے، اور الضرر یدفع بقدر الامکان، اور، الضرر یزال[73] کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے، خمر کے علاوہ دیگر اقسام کی الکوحل کو دوائی میں استعمال کرنے کی اس صورت میں اجازت ہوگی کہ ماہر طبیب اس دوائی کو تجویز کرے، دوائی کی مقدار اس قدر کم ہو کہ اس سے سکر کی کیفیت پیدا نہ ہو اور الکوحل کو خالصتاً بطور دوا کے استعمال نہ کیا جائے تو اس کے استعمال کی اجازت ہے۔ یہ اجازت بھی اس وقت تک ہے جب تک کہ ان ادویات کی تیاری کے استعمال ہونے والے Dilution کا کوئی حلال متبادل نہ دریافت کر لیا جائے۔ مسلمان اطباء اور کیمیادانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ حلال اجزاء کی تلاش میں محنت کریں تاکہ امتِ مسلمہ کو حلال ذرائع سے علاج کی سہولیات فراہم کی جاسکیں۔ الکوحل اگر انگور یا کھجور سے حاصل نہ کی گئی ہو تو طاہر ہے، کپڑوں کو لگ جائے تو اس سے نماز ادا کی جاسکتی ہے احوط اس سے احتراز کرنا ہے اسی وجہ سے اس کو خارجی استعمال کے لوشن، کریموں اور مرہموں میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ طہارت اس کی حلت کو مستلزم نہیں ہے، انگور اور کھجور کی الکوحل کو غذاءً استعمال کرنا بالکلیہ حرام ہے، الاّ یہ کہ غذا کی تیاری میں غذائی مادے کو تحلیل کرنے کے لیے بہت ہی قلیل مقدار استعمال ہو جو کہ حلال مادے کے مقابلے میں مادہ مستہلکہ ثابت ہو، البتہ دوا میں استعمال کرنا جائز ہو جائے گا۔

حوالہ جات:

[(1)]- Hahnemann, Samuel, "Organon of Medicine", Translated by William Boerike,MD, Indian Books & Periodicals Publishers, B-5/62 Dev Nagar, Pyare Lal Road, Karol Bagh, (New Delhi 110005, Reprint Edition, 2001), 269-271, P.68-275

[(2)] Guidelines for Manufacturing Homeopathic Medicines, Approved by BOD 4-13-13 for posting to solicit Public Comment, P.3

[(3)] Guidelines for Manufacturing Homeopathic Medicines, P.34

[(4)] dilute alcohol. (n.d.) *Farlex Partner Medical Dictionary*. (2012). Retrieved December 3, 2015, from http://medical-dictionary. thefreedictionary. com/dilute+alcohol (27-8-2015, 00.14 am)

[(5)] المائدۃ: ۹۰-۹۱

(6) الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ، وزارۃ الأوقاف والشئون الاسلامیہ، الکویت ۱۴۲۷ھ، ۱۴۰۴، ج ۵، ص ۱۲

(7) الفیروزآبادی، مجد الدین ابوطاہر محمد بن یعقوب الفیروزآبادی، القاموس المحیط، مؤسسۃ الرسالۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت لبنان، ج ۱، ص ۳۸۷

(8) الزبیدی، محمّد بن محمّد بن عبدالرزّاق الحسینی، ابوالفیض، الملقّب مرتضی، الزَّبیدی، تاج العروس من جواہر القاموس، دار الہدایۃ، الکویت، ج ۱۱، ص ۲۰۸

(9) الزبیدی، تاج العروس من جواہر القاموس، ج ۱۱، ص ۲۰۸

(10) مسلم، مسلم بن الحجاج ابوالحسن القشیری النیسابوری، الصحیح، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، باب بیان انا کل کل مسکر خمر وانک لخمر حرام، ج ۳، ص ۱۵۸۷، حدیث نمبر ۲۰۰۳

(11) امام بخاری، محمد بن إسماعیل ابو عبداللہ البخاری الجعفی، الجامع الصحیح، دار طوق النجاۃ، طبع اول ۱۴۲۲ھ، باب قولہ انما الخمر والمیسر...، ج ٦، ص ۵۳، حدیث نمبر ۴۶۱۹

امام مسلم، الصحیح، باب فی نزول تحریم الخمر، ج ۴، ص ۲۳۲۲، حدیث نمبر ۳۰۳۲

(12) امام مسلم، الصحیح، ج ۳، ص ۱۵۷۳، حدیث نمبر ۱۹۸۵، امام ترمذی، محمد بن عیسی بن سَورۃ بن موسی بن الضحاک، الترمذی، ابوعیسی، سنن الترمذی، دار الغرب الإسلامی، بیروت، ۱۹۹۸ء م، ج ۳، ص ۳۶۲، حدیث نمبر ۱۸۷۵

زیلعی، جمال الدین ابو محمد عبداللہ بن یوسف بن محمد الزیلعی، نصب الرایۃ الاحادیث الہدایۃ مع حاشیتہ بغیہ الالمعی فی تخریج الزیلعی، مؤسسۃ الریان للطباعۃ والنشر، بیروت، لبنان، طبع اوّل، ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء، ج ۴، ص ۲۹۵

(13) السمرقندی، محمد بن احمد بن ابی احمد، ابو بکر علاء الدین السمرقندی، تحفۃ الفقہاء، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، طبع دوم، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء.، ج ۳، ص ۳۲۷

(14) الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ، ج ۵، ص ۱۳

(15) الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ، ج ۵، ص ۱۳

(16) الموسوعۃ العربیہ العالمیہ، مادۃ "تخمر"

(17) Klein, Donald W.; Lansing M.; Harley, John, Microbiology, 6th ed. (New York: McGraw-Hill, 2006).

(18) Alcohol. (n.d.). Retrieved December 3, 2015, from http://www.merriam-webster.com/dictionary/alcohol (01-07-2014; 08:20 PM)

(19) *Oxford Advanced Learner's Dictionary*, Root Word, "Alcohol", Oxford University Press, 2015

(20) Alcohol. (n.d.). Retrieved December 3, 2015, from http://www.merriam-webster.com/dictionary/alcohol (01-07-2014; 08:20 PM)

[21].Freudenrich, Ph.D., Craig. "How Alcohol Works" 21 December 2000. HowStuffWorks.com.<http://science.howstuffworks.com/alcohol.htm> 03 December 2015.

[22]ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ ،کتاب الاشربہ، باب کل مسکر حرام، ج۴، ص ۴۷۴، حدیث نمبر۳۳۹۱

[23]الدارمی، ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن الفضل بن بَہرام بن عبدالصمد الدارمی، التمیمی السمرقندی، سنن الدارمی، دارالمغنی للنشر والتوزیع، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، طبع اوّل، ۱۴۱۲ھ/۲۰۰۰ء، ج۲، ص ۱۳۳۳، حدیث نمبر ۲۱۴۴

[24]امام ابو داؤد، سنن ابو داؤد، کتاب الاشربہ، باب النہی المسکر، ج۵، ص۵۲۹، حدیث نمبر۳۶۸۷

[25]امام ابو داؤد، سنن ابو داؤد، کتاب الاشربہ، باب النہی المسکر، ج۵، ص۵۲۹، حدیث نمبر۳۶۸۶

[26]الشربینی، شمس الدین محمد بن احمد الخطیب الشافعی، مغنی المحتاج، دار الکتب العلمیۃ، طبع اول، ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء، ج۴، ص۱۸۷

[27]ابن قدامۃ، ابو محمد موفق الدین عبداللہ بن احمد بن محمد، المغنی، مکتبۃ القاہرۃ، ۱۳۸۸ھ/۱۹۶۸ء، ج۸، ص۳۰۵ومابعدہا،

[28]السمرقندی، محمد بن احمد بن ابی احمد، ابو بکر علاء الدین السمرقندی، تحفۃ الفقہاء، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، طبع دوم، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء، ج۳، ص۳۲۷

[29]المرغینانی، ابوالحسن برہان الدین علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل الفرغانی، الہدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، ج۴، ص ۳۹۳

ابن ھمام، کمال الدین محمد بن عبدالواحد المعروف بابن الہمام، فتح القدیر، دارالفکر، بیروت، لبنان، ج۱۰، ص۱۰۰

[30]محمد مصطفیٰ الزحیلی، ڈاکٹر القواعد الفقہیہ و تطبیق اتہافی المذاہب الأربعۃ، دارالفکر، دمشق، طبع اوّل، ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء، ج۲، ص۱۱۱۰

[31]الرومی، محمد بن حمزۃ بن محمد، شمس الدین الفناری (اوالفَری) الرومی، فصول البدائع فی اصول الشرائع، دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء، ج۱، ص۳۴۶

[32]مجلۃ البحوث الاسلامیہ، العدد الثامن والثلاثون، الاصدار، من ذوالقعدۃ إلی صفر لسنۃ ۱۴۱۳ھ- ۱۴۱۴ھ، موضوع العدد الخمر والکلونیا، ثامناہل ینطبق علی الکلونیا تعریف الخمر او لا، الجزء، ''ص۸۴، حدیث نمبر۳۸

[33]یہ محمد بن سلیمان ناظر زادہ کی قواعد فقہیہ میں کتاب ہے جس کا نام ترتیب اللآلی فی سلک الأمالی ہے اور یہ خالد السلیمان کی تحقیق سے مکتبہ الرشد سے ۲۰۰۴ء میں طبع ہوئی۔

[34]الحموی، احمد بن محمد مکی، ابوالعباس، شہاب الدین الحسینی الحنفی، غمز عیون البصائر فی شرح الاشباہ والنظائر، دارالکتب العلمیہ، طبع اوّل، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء، ج۱، ص۲۷۵

(35) ابن عابدین، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز عابدین الدمشقی الحنفی، ردالمحتار علی الدر المختار، دار الفکر، بیروت، طبع دوم، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء ج ۵، ص ۲۲۸

(36) لقمان : ۲۰

(37) البقرۃ: ۲۹

(38) الحاکم، ابو عبد اللہ الحاکم محمد بن عبد اللہ النیسابوری، المستدرک علی الصحیحین، دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اول، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء، ج ۲، ص ۴۰۶، حدیث نمبر ۳۴۱۹

(39) وھبہ بن مصطفیٰ الزحیلی، ڈاکٹر، الفقہ الاسلامی وادلتہ، دار الفکر، سوریہ، دمشق، طبع چہارم، ج ۴، ص ۲۹۷۳

(40) توصیات الندوۃ الثامنۃ للمنظمۃ الاسلامیہ للعلوم الطبیہ/ الفقہ الاسلامی وادلتہ، ج ۹، ص ۶۶۲-۶۶۴

(41) Alcoholic fermentation in milk, ANGELESCU, Elena; IONESCU, M., Journal, Bul. Chim. pur. apl. 1940 Vol. 2 No. 1/4 Rec. No. 19480400092, pp.99-113,

(42) Lindsay Allen,Guidelines on Food Fortification with Micronutrients, World Health Organization, 2006 - Business & Economics, P. 67

(43) الموسوعۃ العربیہ العالمیہ، مادۃ "التخمر"

(44) الزرکشی، ابو عبد اللہ بدر الدین محمد بن عبد اللہ بن بہادر الزرکشی، المنثور فی القواعد الفقہیہ، وزارۃ الأوقاف الکویتیہ، طبع دوم، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء، ج ۱، ص ۴۰۰

(45) Organon of Medicine, 272-283, p. 275-284

(46) وھبہ بن مصطفیٰ الزحیلی، ڈاکٹر، الفقہ الاسلامی وادلتہ، ج ۷، ص ۵۴۹۷

(47) Madiha Basit, Fermentation of Backary Products, http://www.slideshare. net/ madihabasit73/fermentation-of-bakery-products Slide# 02. (13-08-2014; 11:00 PM)

(48) ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم بن محمد، المصری، الاشباہ والنظائر علی مذہب ابی حنیفہ النعمام، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، طبع اول، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء، ج ۱، ص ۷۳

(49) ایضاً، ج ۱، ص ۷۸

(50) ایضاً، ج ۱، ص ۵۶

(51) الزحیلی، وھبہ بن مصطفیٰ، الفقہ الاسلامی وادلتہ، ج ۷، ص ۵۲۶۴

(52) ابن نجیم، الاشباہ والنظائر علی مذہب ابی حنیفہ النعمام، ج ۱، ص ۷۳

(53)، وھبہ بن مصطفیٰ، الفقہ الاسلامی وادلتہ، ج ۷، ص ۵۲۶۴

(54) الشربینی، شمس الدین، محمد بن احمد الخطیب الشربینی الشافعی، مغنی المحتاج إلی معرفۃ معانی الفاظ المنہاج، دار الکتب العلمیہ، طبع اول، ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۴ء، ج ۵، ص ۵۱۸

(55) Freudenrich, Ph.D., Craig. "How Alcohol Works" 21 December 2000. How Stuff Works. com. <http://science.howstuffworks.com/alcohol.htm> 03 December, 2015

(56) ابن قدامہ ' المغنی ' ج۹ ' ص۱۶۱

(57) نئے مسائل اور فقہ اکیڈمی کے فیصلے ' اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا ' نئی دہلی ' انڈیا ' ۲۰۱۲ء ' ص ۲۱۳

(58) وھبہ بن مصطفیٰ ' الفقہ الاسلامی وادلتہ ' ج۷ ' ص ۵۲۶۴

(59) ابو الرضاء محمد نظام الدین ندوی ' تغیر الماہیۃ واثرہ فی الاحکام الفقہیۃ ' دراسات ' جامعہ اسلامیہ عالمیہ چٹاگانگ ' دسمبر ۲۰۰۶ء ' ج۳ ' ص۹-۱۴

(60) الدسوقی ' محمد بن احمد بن عرفۃ الدسوقی المالکی ' حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر ' دار الفکر بیروت ' لبنان ' ج۱ ' ص ۵۷

(61) ابن عابدین ' رد المحتار علی الدر المختار ' ج ۳۱۶ ' ۱

(62) نظام الدین ' منتخبات ' نظام الفتاویٰ ' دار العلوم کراچی ' ج۱ ' ص۳۹۶

(63) توصیات الندوۃ الفقہیہ الطبیہ التاسعۃ ' مجلۃ المجمع الفقہی عدد ۱۰ ' ج ۲ ' ص۴۶۱-۴۶۳

(64) http://toba2day.blogspot.com/2009_07_01_archive.html (14-08-2015; 12:20 PM)

(65) المائدۃ: ۹۰

(66) Organon of Medicine, P.99,101,102

(67) Ibid, P.116-118,130,158,163,164

(68) المنثور فی القواعد ' ج۲ ' ص۳۱۷ ' ابن السبکی ' الاشباہ والنظائر ' ج۱ ' ص۴۹ ' امام سیوطی ' الاشباہ والنظائر ' ص۱۷۳ ' ابن نجیم ' الاشباہ والنظائر ' ج۱ ' ص۸۷

(69) امام بخاری ' الجامع الصحیح ' کتاب الایمان ' باب الدین یسر ' ج۱ ' ص۱۶

(70) امام بخاری ' الجامع الصحیح ' کتاب العلم ' باب ماکان النبی یتخولہم بالموعظۃ والعلم کی لا ینفروا ' ج۱ ' ص۲۵ ' حدیث نمبر ۶۹

(71) عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم، أنه قال "من الحِنْطة خمر، ومن التمر خمر، ومن الشعير خمر، ومن الزبيب خمر، ومن العسل خمر" (امام احمد ' مسند احمد ' ج۵ ' ص۳۳۳ ' حدیث نمبر ۵۹۹۳) ' قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْرًا، وَإِنَّ مِنَ التَّمْرِ خَمْرًا، وَإِنَّ مِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا، وَإِنَّ مِنَ البُرِّ خَمْرًا، وَإِنَّ مِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا (امام ابو داؤد ' سنن ابو داؤد ' ج۳ ' ص۳۲۶ ' حدیث نمبر ۳۶۷۶)

(72) وھبہ بن مصطفیٰ ' الفقہ الاسلامی وادلتہ ' ج۱ ' ص ۲۶۴

(73) لجنۃ مکونۃ من عدۃ علماء وفقہاء فی الخلافۃ العثمانیہ ' المجلۃ الاحکام العدلیہ ' نور محمد ' کارخانہ تجارتِ کتب ' کراچی ' ص۱۹